بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ:42
شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

10 رجب 1420 ہجری 21 اخاء 1378 ہش 21 اکتوبر 99ء

لندن۔23 اکتوبر 99 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور ایمان اور نفاق کے بعض پہلوؤں پر بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی کامل شفایابی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔
یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو

.........کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام.........

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے، تا لوگ سن لیں، اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۳۹ تا ۴۳)

آپ احمدیت کے درخت کا پھل ہیں۔ خدا کرے کہ آپ کا میٹھا پھل سب کی نظر میں آجائے

چغل خوری، طعنہ زنی، فحش کلامی، زبان درازی، عیب جوئی، تجسس، غیبت، قومی تفاخر، بدظنی اور ایک دوسرے کی تحقیر جیسی برائیوں سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے نہایت اہم نصائح

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

اسلام آباد، ٹلفورڈ (۳۱ر جولائی): آج قبل از دوپہر گیارہ بج کر ۴۵ منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف لے جاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرمہ شامہ سخاوت صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرمہ طیبہ ظہیر حیات صاحبہ نے پیش کیا۔ پھر مکرمہ سلطانہ جہانگیر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں حضور ایدہ اللہ نے خواتین سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ آج کا جو مضمون ہے اس کا ذکر عملاً اس تلاوت قرآن کریم میں گزر چکا ہے جو آپ کے سامنے پیش کی گئی تھی۔

مختلف ممالک سے خواتین کی نمائندگی: سب سے اول حضور نے اس اجلاس کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے اس جلسہ میں چالیس (۴۰) ممالک سے خواتین شرکت کر رہی ہیں۔ جرمنی سے آنے والی خواتین کی تعداد تو ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان کے شمار کا اندازہ ہمارے بس میں نہیں رہا۔ پاکستان سے بھی دو صد اکتالیس کی تعداد میں خواتین وہاں کی شدید گرمی میں سفر کے مصائب اٹھا کر یہاں پہنچی ہیں۔

انڈونیشیا سے باوجودیکہ وہاں بہت اقتصادی دباؤ تھا بیس خواتین کا وفد آیا ہے۔ فلسطین سے بھی پچیس خواتین کا ایک وفد یہاں پہنچا ہے۔ ان کی تعداد انڈونیشیا سے زیادہ ہے مگر انڈونیشیا بہت دور کا ملک ہے اور جیسا اقتصادی دباؤ وہاں ہے ویسا فلسطین میں نہیں ہے۔ مگر پھر بھی ان کی تعداد قابل احترام ہے۔ خدا کے فضل سے ساری اخلاص کے رنگ میں رنگین ہیں اور یہاں ایک نیا روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کے نتیجہ میں باقی فلسطینی سابقہ احمدی خواتین کی بھی اچھی تربیت ہو سکے گی۔

امریکہ سے ۱۰۰۔ اور کینیڈا سے ۸۸ کی تعداد میں خواتین کے اب تک پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ اس کے علاوہ ناروے، ہالینڈ، قازقستان، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، کینیا، ہندوستان، جاپان، ماریشس، یوگنڈا، آسٹریلیا، سینیگال، بورکینا فاسو، نائیجیریا، سعودی عرب، ڈنمارک، فرانس، بلجیم، پولینڈ، غانا، یو۔اے۔ای (U.A.E)، ہانگ کانگ، اٹلی، آئرلینڈ، تھائی لینڈ، بوزنیا، تنزانیہ، بنگلہ دیش، گیمبیا، سپین، یمن، نیوزی لینڈ، عمان اور ساؤتھ افریقہ وغیرہ سے مختلف تعداد میں خواتین کو اس جلسہ میں شرکت کا موقعہ ملا ہے۔ الحمد للہ۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے اجلاس کے آغاز میں تلاوت کردہ سورۃ الحجرات کی آیات کے مضمون کے تسلسل میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض نصائح پیش کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت بیان کی جس میں آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بے انتہاء درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جاگرتا ہے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

حضور نے فرمایا کہ انسان جو بات بے خیالی میں کرتا ہے بسااوقات اس کی جڑیں دل میں پیوستہ ہوتی ہیں۔ا دا پنے دل کو ٹٹول کر دیکھا کرو کہ سب نیکیوں کی جڑ دل ہی میں ہوتی ہے۔

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان روک کر رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو (یعنی حرص سے بچو) اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی طلب کرو۔ (ترمذی ابواب الزھد)

حضور نے فرمایا کہ زبان کو روک رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ جب زبان سے کوئی بات کہنی چاہو تو پہلے اس کو روک لیا کرو اور غور کر لیا کرو۔ جب واقعی وہ بات سچی ہو اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، کوئی فتنہ فساد، کوئی جھوٹ نہ ہو تو پھر وہ بات پیش کیا کرو۔

پھر فرمایا 'تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو' اس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی تربیت کے راز ہیں۔ وہ مائیں اور باپ جن کے گھروں میں ان کے بچوں کو سکون ملتا ہے وہی گھر ان کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ وہ باہر سے بھاگ اپنے گھروں میں آتے ہیں اور وہاں سکون حاصل کرتے ہیں۔ تو فرمایا کہ دوسروں کے گھروں کو بڑا دیکھو تو اس کی حرص نہ کیا کرو۔ تمہارا گھر ہی تمہارے لئے کافی ہونا چاہئے۔ اور فرمایا غلطی ہو جائے تو نادم ہوا کرو اور اللہ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آکر کچھ کہتا ہے، دوسروں کے پاس جاکر کچھ کہتا ہے (یعنی بڑا منافق اور چغلخور ہے)۔

(مسلم کتاب البرّ والصلة)

حضور نے فرمایا پس اپنے متعلق آپ سب جائزہ لیتی رہیں کہ بات کرتے وقت کہیں اس بیماری کا تو شکار نہیں ہو جاتیں۔ ایک کے پاس جائے تو اسے خوش کرنے کے لئے اس سے کچھ اور باتیں کریں۔ دوسرے کے پاس جائیں تو اس کو خوش کرنے کے لئے اس سے کچھ اور باتیں کریں۔ یہ ایک بہت گہری بیماری ہے جس کی طرف حضرت رسول اللہ ﷺ نے توجہ دلائی۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جاسکے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب)

حضور نے فرمایا کہ بعض حدیثوں میں ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا۔ اب عورتیں بے چاری تو ایسی ہیں کہ جن کے پاؤں تلے جنت بھی ہوتی ہے وہ خود کیسے جہنم میں جائیں گی۔ مگر ایک بیماری ایسی ہے جو اکثر عورتوں کو لاحق ہوتی ہے اور وہ چغلخوری ہے۔ اس لئے اگر آپ چغلخوری سے پناہ مانگتی رہیں گی تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو ان عورتوں میں داخل نہیں کرے گا جن کو زیادہ تعداد میں جہنم میں دیکھا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا، یاوہ گو، زبان دراز، مومن نہیں ہو سکتا۔

(ترمذی کتاب البر والصله)

یعنی یہ ساری باتیں وہ ہیں جو ایمان کے منافی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ لعنت تو قرآن کریم نے بھی ڈالی ہوئی ہے اور مباہلہ میں بھی ڈالی جاتی ہے مگر وہ لعنت اور رنگ کی لعنت ہے۔ روزمرہ کی باتوں میں یونہی لعنت ڈالتے پھرنا یہ وہ عادت ہے جو سچے مومن میں نہیں ہوا کرتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ (ترمذی ابواب البرّ والصلة)

حضور نے فرمایا کہ ان پر حکمت نصائح پر عمل کرنے سے سارے معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر دوسروں کے عیب تلاش کرو گے تو اتنا بھی تو خیال کرو کہ تمہارے اندر بھی تو عیب ہیں جو خدا کی ستاری کے پردہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ جب تم لوگوں کے عیب نکالو گے تو اللہ یہ پردہ اٹھالے گا اور تمہارے وہ عیب لوگوں کو دکھائی دینے لگ جائیں گے جو اس سے پہلے دکھائی نہیں دیتے تھے۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' پنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنکھ میں تو شہتیر نہیں پڑ سکتا۔ پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جتنی برائی بھائی کی دکھائی دے رہی ہے اس سے بہت زیادہ برائی تمہاری آنکھ میں مضمر ہے۔ اس برائی کو تم دیکھ نہیں سکتے کیونکہ تمہارے اندر نہاں ہے اس لئے جب غیر کی کوئی برائی دکھائی دے تو فوراً جس طرح گیند اچھل کر واپس آتا ہے اس طرح تمہاری نظر اچھل کر واپس اپنے نفس کا مطالعہ شروع کر دے اور یہ کھوج لگائے کہ ویسی ہی برائی یا اس سے بہت زیادہ برائی تو میرے دل میں نہیں۔ یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق بہادر شاہ ظفر کو ایک بہت عارفانہ کلام کی توفیق ملی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ☆ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

یعنی انسان کا کیا حال ہے کہ ہر وقت دوسرے کی بدی کی تلاش میں رہتا ہے اور اپنی بدی اسے دکھائی نہیں دیتی۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، وہ اسے بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔ اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ یعنی مقام تقویٰ آپ کا دل ہے۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں ایک ذکر ہے، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اس سودے نہ بگاڑنے کا تعلق ایک اور بات سے بھی ہے۔ جو بیاہ شادی کی باتیں ہوتی ہیں اور رشتے تجویز ہوتے ہیں اور دونوں طرف سے گفتگو ہوتی ہے یہ بھی ایک سودا ہے۔ اور بعض لوگوں کو عادت ہے کہ وہ اچھا رشتہ کہیں ہوتا دیکھ نہیں سکتے اور حسد کے نتیجہ میں اس فریق کے پاس پہنچتے ہیں جس پر ان کا اثر ہو اور کہتے ہیں کہ یہ جو رشتہ ہے اس میں فلاں مخفی دبی ہوئی خرابی موجود ہے، یا اس بچی کا پہلے بھی رشتہ ہوا تھا اور اس کو چھوڑا گیا تھا تو کیوں چھوڑا گیا تھا اس طرف بھی توجہ کرو۔ اس طرح وہ لوگ سودے بگاڑتے ہیں اور اس کی آئے دن مجھے شکایتیں ملتی رہتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ دکھوں سے بھر گیا ہے۔ اتنی تکلیف ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ کیوں بگاڑتے ہیں۔ ان کا حرج کیا ہے۔ اگر کسی کی اچھی جگہ شادی ہو جائے تو اس کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔ مگر بعض پاکستان سے جرمنی لکھ کر بتاتے ہیں کہ جہاں تم نے رشتہ کیا اس میں یہ خرابی ہے۔ بعض امریکہ لکھتے ہیں بعض افریقہ بھی لکھ دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی بچیوں کے لئے دعا کیا کریں اللہ نیک انجام کرے اور سب کو اچھے رشتے عطا فرمائے۔ جانا تو سب نے خدا کے حضور ہے مگر اچھے حال میں جائیں کہ جہاں خدا کی یہ آواز اٹھ رہی ہو کہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔ اے وہ روح جو مجھ سے راضی ہو اور جن سے میں راضی ہوں۔ میرے عباد میں داخل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں ضمناً ایک نکتہ سمجھاتا ہوں جو عورتوں کے لئے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا نکتہ ہے کیونکہ روحوں کی کوئی جنس نہیں ہوا کرتی۔ عورتوں کی روحیں ہوں یا مردوں کی روحیں ہوں۔ ایک ہی جنس ہے اور وہ جنس تانیث میں بیان ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا یہ مرد عورت کی تفریق صرف دنیا میں ہے۔ سب مرد اور سب عورتیں ایک ہی ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہونگے اور جنت میں جو بھی ان کے لئے نعمتیں ہیں وہ اور مضمون کی نعمتیں ہیں۔ اس میں مرد عورت کا کوئی ذکر نہیں۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات میں سے چند پیش کیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں لکھا ہے کہ گویا وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ افسوس ہے کہ خصوصاً ہندوپاک کی عورتوں میں یہ بیماری زیادہ ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ ہندوپاک سے مراد یہاں بنگلہ دیش بھی ہے اور بھی ملکوں میں ہو گی لیکن بہرحال کہہ سکتے ہیں کہ ایشیائی مزاج۔ "اور غیبت کی مجلس میں بہت مزا آتا ہے"۔ "اسی طرح عورتوں میں دوسری عورتوں پر فخر کرنے اور شیخی بگھارنے کی عادت بھی عموماً مردوں سے زیادہ پائی جاتی ہے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "عموماً" کہہ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے انصاف سے کام لیا ہے۔ یہ عادت مردوں میں بھی پائی جاتی ہے اور بعض مردوں میں تو بہت زور سے پائی جاتی ہے مگر اگر تناسب دیکھیں تو بسااوقات آپ کو یہ بھی دکھائی دے گا کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت یہ عادت زیادہ ہے۔ "پھر اپنی قومیت پر فخر کرنا۔ کسی دوسری عورت کے متعلق کہنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ نیز اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہو تو بعض دفعہ امیر عورتوں کو جو اچھے لباس میں ملبوس ہوں، آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ پیغام دے دیتی ہیں کہ ذرا اس عورت کی طرف بھی دیکھو کپڑے کیسے بھونڈے ہیں"۔

حضور نے فرمایا کہ یہ پیغام دینا عورتوں ہی کو آتا ہے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھادو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین **حضرت مرزا طاہر احمد** خلیفة **المسیح** الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز۔
فرمودہ بتاریخ ۱۳/ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۳/ ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اِنّ ربّكَ وَاسِعُ المَغْفرةِ هُوَ اَعْلَمُ بكُم اِذ اَنشَاَكُمْ مِّنَ الاَرْضِ
وَ اِذْ اَنتُم اَجِنَّةٌ فى بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُم فَلَا تُزَكّوْا اَنْفُسَكُم هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتّقىٰ.

(سورة النجم: آیت ۳۳)

یقیناً تمہارا ربّ مغفرت کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے وہ تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بطور جنین تھے پس تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی اسے زیادہ جانتا ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

یہ آیت ایسی لمبی حدیث کا عنوان بنائی گئی ہے جس میں جب سے دنیا بنی ہے، جب تک دنیا رہے گی قِسموں کے لحاظ سے انسان کو جتنی قِسموں میں بانٹا جاسکتا ہے سب کا ذکر ہے ایک بھی باہر نہیں رہا۔ جتنا مرضی آپ زور لگا کر دیکھیں اس سے باہر آپ کو کسی انسان کی کوئی قسم نظر نہیں آئے گی۔ اسی فطرت پر وہ پیدا ہوئے ہیں، اسی پر وہ جاری رہیں گے، اسی پر وہ جان دیں گے۔ اس لئے آج میں نے صرف ایک حدیث ہی، وہی لمبی حدیث آپ کے سامنے پیش کرنی ہے اس لئے مجھے آنے میں کوئی جلدی نہیں تھی کیونکہ مختصر خطبہ ہوگا۔ اگرچہ حدیث لمبی ہے لیکن کوشش یہی ہوگی کہ تھوڑے وقت میں یہ سارا خطبہ بیان ہو جائے۔ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس جو اسی حدیث سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی پیش کیا جائے گا۔

عن ابی سعيدِ الخدرى قال صلى بنا رسول الله ﷺ يوماً صلوٰة العصر بنهارِ ثمّ قام خطيباً **فلم يدع شيئاً يكون الى قيامِ السّاعة الاّ اخبرنا به. حَفِظَه** مَن حَفِظَه وَ **نَسِيَه** من **نَسِيَه.** وَ كان فيما قال: **انّ الدّنيا حُلوةٌ خضرةٌ** و انّ الله **مستخلفُكم** فيها فناظرٌ كيف **تعملون** ...... یہ وہ لمبی حدیث ہے جس کا آغاز میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اب میں وقت کی خاطر صرف اس کا ترجمہ بیان کروں گا۔ یہ ترمذی کتاب الفتن سے لی گئی ہے۔ باب ماجآء ما اخبر النبیُّ ﷺ **اصحابَه**۔ اب اس کا ترجمہ غور سے سنئے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والی تمام باتوں کی ہمیں خبر دی۔ کچھ لوگوں نے تو ان باتوں کو یاد رکھا اور کچھ لوگ ان کو بھول گئے اور جو کچھ حضورؐ نے بیان فرمایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی۔ یہ دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سنو دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور اُن باتوں میں یہ بھی فرمایا کسی شخص کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے۔

یہاں عورتوں سے بچو سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں مرد کو سب سے بڑا فتنہ عورت ہی کی طرف سے درپیش ہوتا ہے اور قیامت تک یہی رہے گا۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کا خلاصہ یہی ہے کہ لھو و لعب کی دنیا ہے اور اس پہلو سے عورت پر غلط نظر اٹھانا یا اور زیادتیاں کرنا یہ مرد کا پیشہ بن گیا ہے۔ فرمایا عورتوں سے بچو اور یہ بھی فرمایا کہ کسی کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ اسے جان چکا ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید رونے لگ گئے اور کہا کہ خدا کی قسم ہم نے بہت سی باتیں دیکھی ہیں لیکن ہم ڈر گئے۔ ان باتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سنو ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے مطابق قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اس عہد شکنی سے بڑی کوئی غداری نہیں جو لوگوں کے امام سے کی جائے۔

یہاں اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی فطری حیا کی وجہ سے امام کی وضاحت نہیں فرمائی مگر بلاشبہ اس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہی مراد ہیں۔ وہی قیامت تک کے امام ہیں۔ پس جو آپؐ سے غداری کرے گا وہ سب سے بڑا غدار شمار ہوگا۔

اُس کا جھنڈا اس کی پشت کے پاس گاڑا جائے گا اور اس روز کے خطبے میں سے جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں یہ بھی تھا کہ بنی آدم کو مختلف طبقات پر پیدا کیا گیا ہے ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے ہیں۔

اب یہ ہے جو بہت توجہ اور انہماک سے سننے والی بات ہے۔ "بعض مومن پیدا ہوتے ہیں اور

مومن ہونے کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہونے کی حیثیت میں ہی مرتے ہیں'۔ آغاز سے لے کر انجام تک مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہی کے طور پر مرتے ہیں۔ 'لیکن بعض ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں اور کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور کافر ہی مرجاتے ہیں، اور بعض ایسے بھی ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، حالتِ ایمان میں زندگی بسر کرتے ہیں لیکن کافر ہونے کے عالم میں مرجاتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور مرتے وقت مومن ہوتے ہیں۔

اور سنو کہ یقیناً ان میں سے بعض غصہ میں دھیمے ہوتے ہیں لیکن ان کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ بعض غصہ میں جلدی آجاتے ہیں اور ان کا غصہ بھی جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے یعنی ان کا یہ طرز عمل ان کی پہلی حالت کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور سنو ان میں سے بعض غصے میں جلدی آجاتے ہیں اور دیر سے دھیمے پڑتے ہیں۔ سنو کہ ان میں سے بہتر وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے اور جلدی اتر جائے اور سنو کہ تم میں سے سب سے براوہ ہے جو جلدی غصہ میں آنے والا اور دیر سے دھیما پڑنے والا ہو'۔ غصے سے ابلتا رہتا ہے اور غصہ دھیما پڑنے کا نام نہیں لیتا۔

'اور سنو کہ ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بھی اچھے ہیں اور قرض کا تقاضا کرنے میں بھی اچھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بہت برے اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں'۔ یعنی قرض دیتے وقت بہت چھان بین کرتے ہیں، بہت احتیاطیں برتتے ہیں تو اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں۔ 'اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بہت اچھی طرح کرتے ہیں' اور دیتے وقت بھی بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں ہم سے لے لو، ہم سے قرض لو اپنی ضرورتیں پوری کرو۔ 'اور واپسی کا تقاضا بہت برے طریق سے کرتے ہیں اور اس طرح یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا پہلا طرز عمل دوسرے طرز عمل کا کفارہ ہو جاتا ہے)۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بھی برے طریق سے کرتے ہیں اور مقروض سے قرض کی واپسی کا تقاضا بھی برے طریق سے کرتے ہیں۔ سنو! ان میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں بھی اچھا ہو اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے میں بھی اچھا ہو اور سنو کہ ان میں سے براوہ ہے جو برے طریق سے قرض ادا کرے اور برے طریق سے ہی قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

اور سنو کہ غصہ ابن آدم کے دل میں ایک انگارہ ہے۔ کیا کبھی تم نے کسی (مغلوب الغضب شخص) کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی رگوں کے پھول جانے کی طرف نہیں دیکھا۔ پس جس شخص کو کبھی ایسی کیفیت کا سامنا ہو تو وہ زمین سے چمٹ جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مڑ مڑ کر سورج کی طرف دیکھتے تھے کہ کیا اس میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں سے بھی اتنا ہی باقی رہ گیا جیسا کہ تمہارے آج کے دن میں سے جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ (ترمذی. کتاب الفتن باب ما جاء ما اخبر النبی ﷺ اصحابہ بما ھو کائن الی یوم القیامۃ)

یہ وہ حدیث ہے جس کی تشریح جتنی بھی کی جائے وہ کم ہے لیکن اگر آپ اپنے نفسوں پر بھی غور کریں اپنے ماحول پر بھی غور کریں تو ایک بات کی آپ گواہی دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو انسانی فطرت کا جیسا علم تھا ایسے کبھی دنیا میں کسی کو نہیں ملا اور قیامت تک نہیں ہوگا۔ انسانی فطرت کی جو تقسیمیں فرمائی ہیں ان سے باہر ایک بھی نمونہ نظر نہیں آئے گا۔ چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھ لیں آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیان فرمودہ انسانوں کی شخصیت سے باہر کوئی شخصیت دکھائی نہیں دے گی۔

اسی تعلق میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میں اقتباس پڑھتا ہوں اور اس کے بعد یہ آج کا خطبہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اس دفعہ بہت خطبات ہوئے ہیں، بہت نصیحتیں ہوئی ہیں۔ اب تو آخری نصیحت یہی ہے کہ اپنے دلوں میں ان نصیحتوں کو گاڑو اور غور کرتے رہو اور اسی پر اس حالت میں جان دو کہ اللہ کی رضا کی نگاہیں تم پر پڑ رہی ہوں اس سے زیادہ میری اور کوئی دعا نہیں ہے اور اسی دعا کا میں اپنے لئے آپ سے تقاضا کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ“۔

جن کو تمسخر کی عادت پڑتی ہے وہ دوسرے کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ لازماً جھوٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے تمسخر پر جو لوگ ان کو داد دیتے اور ہنستے ہیں اس کے نتیجے میں وہ مزید جھوٹ بول بول کر فرضی باتیں بیان کر کر کے اس مجلس کا ہیرو بن جاتے ہیں اور اس طرح پھیلتے پھیلتے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ اتنی دور بھی جاسکتے ہیں کہ ان کی واپسی ناممکن ہو سکتی ہے سوائے اللہ کے فضل کے جو پیشتر اس کے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائیں ان کو روک دے اور ان کی واپسی کا سفر پھر شروع ہو جائے۔

”تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے“۔ یہ وہی بات ہے جس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔

”آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو“۔

اس جلسہ سالانہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق ملی ہے کہ جتنے کارکن تھے جتنے میزبان تھے اور جتنے مہمان تھے ان سب نے ہی کوشش کی کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی دوسرے کے آرام کا انتظام کر سکیں۔

”اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو گے“۔ دین کی حمایت میں جتنا بس چلتا ہے کوشش کرتے رہو گے۔ ”تو خدا تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے“۔ جیسا کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے نظارہ دیکھا ہے خدا تعالیٰ یہی کامیابیاں ہمیشہ جماعت کے مقدر اور جماعت کے نصیب میں رکھے۔

”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے“۔ یہ سلسلہ بھی جاری ہے جماعت میں ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینکا جاتا ہے تاکہ ان کے بداثر سے باقی لوگ محفوظ رہیں اور اس سلسلے میں بظاہر بے دردی سے کام لیا جاتا ہے مگر جس طرح زمیندار لازماً ایسی صورت میں بے دردی ہی سے کام لیتا ہے مگر نیکوں کی خاطر ظالموں سے بیدردی کرتا ہے۔ ”ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑ ہارا ان کو کاٹ کر تنور

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO. PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

میں ڈال دیوے سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی اور اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے"۔

یہ بھیڑ اور بکریوں کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف بھی ہے کہ بہت سی بھیڑیں اور بکریاں ذبح کرنے کے لئے لٹائی جارہی ہیں اور اس پر الہام ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہاری دعاؤں کے ذریعے تم سے تعلق نہ ہوتا تو ان بھیڑ بکریوں کی طرح تمہاری حالت تھی تم بھی کسی رحم کے مستحق نہیں تھے۔

فرماتے ہیں: "سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔...... اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی، آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔"

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱۲ و ۱۳ صفحہ ۱۰۔ پرچہ ۲۰ و ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

اس جامع و مانع حدیث اور اس کی جامع و مانع تشریح پر ہی میں آج اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اس میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے آپ کی ساری زندگیوں کے لئے سوچنے سمجھنے کے سبق آگئے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے گا اور دلوں کو وہ بصیرت عطا فرمائے گا جو بصیرت ان باتوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے اور جس بصیرت سے انسان اپنی آنکھیں بند رکھتا ہے۔ زندگی بہت غفلتوں میں کٹ جاتی ہے اپنے وہم میں خیال کرتا ہے کہ میں نیکی کر رہا ہوں لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو سوائے عذاب کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ تڑپ تڑپ کر وہ خدا کے حضور بخشش کی دعائیں مانگتا ہے پھر اللہ کی مرضی ہے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے اس کو سزا دیدے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بخش دے اور ہم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

قرض کی ادائیگی

حضرت عزیز دین صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مبارک یادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک وقت مَیں قادیان میں تھا کہ سیٹھ عبد الرحمان صاحبؓ مدراس والے وہاں آئے ہوئے تھے جن کا اسباب کا لدا ہوا جہاز گم ہو گیا تھا اور وہ ابتلاء میں تھے۔ حضرت صاحب سے مشورہ لیتے تھے کہ جہاز گم ہو گیا ہے اور روپے کی زیر باری ہو گئی ہے۔ قرض خواہ، قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں تو پھر کیا دیوالیہ نکال دیا جائے یا اور جو تجویز آپ فرماویں عمل میں لائی جائے اور دعا بھی کریں۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی آپکے پاس ہے یعنی ظاہری جائیداد اور باریک در باریک چیزیں بھی قیمتی جو تمہارے پاس ظاہر اور نہاں ہیں قرض خواہوں کے آگے پیش کر دیں اور ہم انشاء اللہ دعا بھی کریں گے۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے ایسا ہی کیا یعنی جو چیزیں نہاں در نہاں پردہ میں انکے پاس تھیں انہوں نے سب قرض خواہوں کو بلا کر پیش کر دیں۔

جب قرض خواہوں نے ظاہر جائیداد کے علاوہ اور قیمتی چیزیں بھی دیکھیں جو انکے خواب خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں کہ ان کے پاس ہوں گی تو تمام قرض خواہ سیٹھ صاحب کی ایمانداری پر قربان ہو گئے اور انہوں نے انکی تمام جائیداد زیورات اور قیمتی چیزیں سب کی سب سیٹھ صاحب کو واپس کر دیں اور کہا کہ ہمارا دل مطمئن ہو گیا ہے تم اس روپے سے یا اور ضرورت ہو تو ہم سے لے کر اپنا کاروبار جاری رکھو اور جب تمہارے پاس روپیہ ہو جائے تو ہمارا قرض ادا کر دیں۔

خدا کی قدرت کہ تین سال بعد گم شدہ جہاز کہیں پکڑا گیا اور آخر وہی جہاز مع تمام اسباب کے ان کو دستیاب ہو گیا۔ یعنی تقریباً تین لاکھ کا مال ان کو مل گیا جس سے سیٹھ صاحب نے تمام قرض بھی اتار دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بھی آسودہ کر دیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز پر عمل کرنے اور دعا سے سیٹھ صاحب کی بگڑی بن گئی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۹۲)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے
سہ روزہ جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد
آٹھ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔
مختلف موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا سہ روزہ جلسہ سالانہ ۲؍جولائی تا ۴؍جولائی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سے کئی روز قبل سے شدید بارشوں کی وجہ سے منتظمین کو بہت فکر لاحق تھی کہ اس سے مہمانوں کے لئے انتظامات میں تکلیف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور جلسہ کے تینوں دن موسم بہت خوشگوار رہا اور جلسہ کے تمام پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

۲؍جولائی بروز جمعۃ المبارک جلسہ کی کارروائی کے آغاز سے قبل خدمت خلق کے ایک پروگرام کے تحت خون کا عطیہ دینے کی تحریک کی گئی چنانچہ بوگور شہر کے اسپتال کے ہلال احمر کے شعبہ کو کئی درجن احباب نے خون کا عطیہ دیا۔ اسی طرح بہت سے احباب نے آنکھوں کے عطیہ کے لئے بھی اپنے نام لکھوائے۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے زیر صدارت جلسہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنے افتتاحی خطاب میں احباب کو خدمت دین کے لئے آگے آنے اور مختلف جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ احباب نے جلسے کے یہ تین ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی اور باہمی محبت و اخوت کے روح پرور ماحول میں گزارے۔

مختلف اجلاسات کے دوران متفرق علمائے سلسلہ نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ، نظام خلافت سے وابستگی، دنیوی نظام حکومت جمہوریت اور خلافت میں فرق، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ، فیضان نبوت، جہاد کی حقیقت، مالی قربانی، اسلام میں عورتوں کا مقام، دعا کی حقیقت، اگلی صدی کے استقبال کے لئے تیاری اور دعوت الی اللہ جیسے موضوعات پر نہایت پر مغز تقاریر کیں۔ جلسہ کے ایام میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ باجماعت نماز تہجد کا بھی اہتمام رہا۔

نومبایعین کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ اسی طرح ایک پروگرام میں نومبایعین نے اپنے قبول احمدیت اور جلسہ سے متعلق اپنے تاثرات بھی بیان کئے۔ اس جلسہ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے نو صد افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے اپنے خطاب کے دوران احباب کو بتایا کہ اگلے سال انڈونیشیا میں جماعت کے قیام پر ۷۵ سال ہو جائیں گے۔ اس جلسہ کے لئے احباب بھی سے دینی و روحانی لحاظ سے بھرپور تیاریاں کریں اور خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں تمام پروگراموں کو ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور بابرکت فرمائے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور تمام منتظمین اور کارکنان و کارکنات کو ان کی خدمات کی دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(رپورٹ مرتبہ: قمر الدین شاھد۔
مبلغ سلسلہ انڈونیشیا)

ناصر آباد کشمیر میں سہ روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ ۳۔ ۴۔ اور ۵ ستمبر ۱۹۹۹ء ناصر آباد کشمیر میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ صوبائی سطح پر منعقد کیا گیا۔ صوبہ کشمیر کے تمام صدر صاحبان کے نام خطوط لکھے گئے جس سے پوری وادی سے ۱۰۰ احباب ۳ ستمبر کو ناصر آباد پہنچے ناصر آباد کی بستی کو صاف ستھرا کیا گیا گلی کوچوں کو جھنڈیوں اور بینرز سے آراستہ کیا گیا۔

۳؍ستمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ افتتاحی جلسہ امیر جماعت صوبائی کی زیر صدارت شروع ہوا مکرم غلام نبی صاحب نیاز نے کیمپ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر روشنی ڈالی بعدہ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ نماز تہجد نماز چاشت صلوۃ التسبیح اور ہر نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے گئے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور درس حدیث کا خاص طور پر انتظام تھا۔ نیز بعد نماز فجر اجتماعی تلاوت کلام پاک کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں مختلف علوم کے ماہرین نے متعدد خطاب کے ذریعہ احباب کے ازدیاد علم کیلئے اپنے اپنے شعبہ علم سے متعلق ضروری معلومات احباب کو فراہم کیں نیز سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد کی گئی۔ ذکر الٰہی اور سلام کو عام کرنے پر زور دیا گیا۔ آخری روز مجلس مشاورت منعقد کی گئی جس میں خاص طور پر وادی میں تبلیغی مہم کو تیز کرنے کیلئے تجاویز رکھی گئیں۔

(عبد المنان زاہد نگران دعوت الی اللہ)

STAR
☎ 54310
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ ۲

۔ان کے اندر ایک دبا ہوا ملکہ ہے کہ جس کی کوئی نقالی نہیں ہو سکتی۔ ہلکے سے اشارے سے بات سمجھا دیتی ہیں کہ دیکھو اس کے رنگوں کا امتزاج کیسا گندا ہے۔ کپڑے کیسے بھونڈے ہیں، ہاتھ دیکھے ہیں زیور کوئی بھی نہیں۔اب یہ باتیں اکثر مرد میں نہیں پائی جاتیں ان کو ان باتوں کا خیال بھی نہیں آتا۔ یہ تو عورتوں کی خصوصیت ہے اللہ ان کو اس خصوصیت سے محفوظ رکھے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں۔ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں۔ پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔ پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہے تو اس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ شروع کر دیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔زیور اس کے پاس کچھ نہیں۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴۱)

پھر فرماتے ہیں:"قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا"۔

سعدی کے ایک شعر کا حوالہ دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دیکھیں یہ کیسی گہری حکمت کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کو علم ہے کہ گھروں کے اندر کیا ہو رہا ہے اور وہ پردہ پوشی فرما رہا ہے اور ہمسایہ جس کو پتہ ہی نہیں کہ دوسرے کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ باہر بیٹھا شور مچا رہا ہے۔ یہ ایسی بدعادت ہے جس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

پھر فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو"۔(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۷۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں۔ اس کے ہاں اس کی بھی کچھ پروا نہیں کہ کوئی سیّد ہے یا کون ہے۔ آنحضرت ﷺ نے خود فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ خیال مت کرنا کہ میرا باپ پیغمبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا آپ بھی؟ فرمایا ہاں، میں بھی۔ مختصر یہ کہ نجات کا نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۱)

"آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے برا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے"۔ (البدر جلد ۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۸/جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل ارشاد پیش فرمایا:

"دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کرے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دے گا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا"۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۱۷)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم۔ اگر اس خاک کی مٹھی کو میں نے بخشوں تو کیا کروں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدظنی کے تعلق میں مولویوں کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر مولوی ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ آکر ہماری باتیں سنتے، ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں ہرگز نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اس پر کاربند نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بدظنی کی اور جھوٹے الزام اور اتہام لگانے شروع کر دئے یہاں تک کہ بعض نے بڑی بیباکی سے لکھ دیا کہ یہ دہریوں کا گروہ ہے نمازیں نہیں پڑھتے، روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا اور وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے"۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو شاید علم نہیں کہ مسلمانوں میں ایک فرقہ ملامتی فقیروں کا بھی تھا۔ ان کا یہ حال تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم اگر گندے دکھائی دیں گے تو اس سے ہماری بخشش ہوگی۔ جب وہ سمجھتے تھے کہ دنیا ہمیں بری نظر سے دیکھ رہی ہے تو خیال کرتے تھے کہ اللہ اب ہم پر فضل کرے گا۔ یہ سب نفس کے بہانے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تمام نجات کی راہیں آنحضرت ﷺ کی راہوں سے وابستہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا وہی اچھی ہوں۔ اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گِلہ مت کرو"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۰)

پھر فرمایا "تم ایک دوسرے کی چِڑ کے نام نہ ڈالو یہ فعل فُسّاق و فجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اس طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب کُل ایک ہی چشمہ سے پانی پیتے ہیں تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۴۹، ۵۰)

پھر حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک روز ایک ہندو عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ "دیکھو یہ بہت بری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے کہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں اور اگر ایسا موقعہ بھی ملے تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا اس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیوں تجھ کو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں؟ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں تو کون ہے؟ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی الٹا شکار ہو جاؤں"۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۱۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوگی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور آنحضرت ﷺ کی کامل اور سچی اتباع کریں۔ قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا"۔(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۸۹)

اور آخر میں ایک فقرہ ہے حضرت مسیح موعودؑ کا وہ پیش کرتا ہوں جو بہت گہرا اور عارفانہ ہے۔ فرمایا "پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں اور پاک دل سے پاک باتیں۔ انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے"۔(تحفہ غزنویہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۱)

پس آپ احمدیت کے درخت کے پھل ہیں اور خدا کرے کہ آپ سے احمدیت اس طرح پہچانی جائے جس طرح درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور اس میں آپ کی سچائی کا بہت بڑا دخل ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا میٹھا پھل سب کی نظر میں آجائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر خاموش دعا کرائی اور پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حضرت الحاج حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:

"میری ایک بہن تھی۔ ان کا ایک لڑکا تھا وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا اور مر گیا۔ اس کے چند روز بعد میں گیا۔ میرے ہاتھ سے انہوں نے کسی پیچش کے مریض کو اچھا ہوتے ہوئے دیکھا۔ مجھ سے فرمانے لگیں کہ بھائی تم اگر آجاتے تو میرا لڑکا بچ ہی جاتا۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہارے ایک لڑکا ہوگا اور میرے سامنے پیچش کے مرض میں مبتلا ہو کر مرے گا۔ چنانچہ وہ حاملہ ہوئیں اور ایک بڑا خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ پھر جب وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا۔ ان کو میری بات یاد تھی۔ مجھ سے کہنے لگیں کہ اچھا دعا ہی کرو۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس کے عوض میں ایک اور لڑکا دے گا لیکن اس کو تو اب جانے ہی دو۔ چنانچہ وہ لڑکا فوت ہو گیا اور اس کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہوا جو زندہ رہا اور اب تک زندہ اور برسر روزگار ہے۔ یہ الٰہی غیرت تھی"۔(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۹)

داغِ ہجرت اور زمانۂ درویشی

مکرم عبدالقادر دہلوی درویش قادیان

داغِ ہجرت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۹۴ء میں ایک الہام "داغ ہجرت" کے ذریعہ ایک پُر خطر انقلاب سے آگاہ فرمایا تھا کہ کسی وقت مسیح موعودؑ کی جماعت کو ایک عظیم ابتلاء سے گذرنا پڑے گا۔ اس اندوہ ناک ابتلاء کا ظہور آپؑ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ امام جماعت احمدیہ کے زمانہ میں ہوا۔

جب ۱۹۴۷ء کا آغاز ہوا۔ تو شروع سال سے ہی ہندوستان کی سیاسی فضا مکدر ہونے لگی۔ حکومت برطانیہ ہندوستان کو آزادی دیکر واپس جانے کے پروگرام کو عملی صورت دے رہی تھی۔

۱۹۴۷ء بڑا پر آشوب سال تھا۔ جوں جوں اس سال کے مہینے آگے بڑھتے گئے۔ ہم نے حضرت صاحب کو بہت فکر مند پایا۔ کیونکہ آپ کو اس امر کا احساس ہو گیا تھا کہ "داغ ہجرت" کے الہام کے ظاہر ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد تیزی سے حالات مخدوش ہونے لگے۔ اور آزادی کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی ملک میں۔ بالخصوص پنجاب میں فسادات شروع ہو گئے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ نے ایک مکتوب گرامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو لکھا (جو اخبار الفضل مورخہ ۸ جون ۱۹۴۸ء میں شائع ہو چکا ہے) "متعدد دوستوں کے متواتر اصرار اور لمبے غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قیام امن کی اغراض کیلئے مجھے چند دن کیلئے لاہور جانا چاہئے کیونکہ قادیان سے بیرونی دنیا کے تعلقات منقطع ہیں۔ اور ہم ہندوستان کی حکومت سے کوئی بھی بات نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہمارا معاملہ اس سے ہے۔۔۔ میں مان نہیں سکتا کہ اگر ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو صاحب پر یہ امر کھول دیا جائے کہ ہماری جماعت مذہباً حکومت کی وفادار جماعت ہے تو وہ ایسا انتظام نہ کریں۔ کہ ہماری جماعت اور دوسرے لوگوں کو جو ہمارے ارد گرد بستے ہیں حفاظت نہ کی جائے"۔

حضرت صاحب اس کوشش کے سلسلہ میں عارضی طور پر ۳۱ اگست کو لاہور تشریف لے گئے تا کہ بذریعہ تار۔ ٹیلیفون و دیگر ذرائع سے حکومت ہندوستان سے رابطہ قائم کر کے قادیان احمدیہ جماعت اور گردونواح میں بسنے والے مسلمانوں کو تحفظ دیئے جانے کی بات کی جا سکے۔ لیکن کوشش کے باوجود دہلی کی حکومت سے رابطہ قائم نہ ہو سکنے اور قادیان و احمدیہ جماعت کو تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے حضرت صاحب کو مزید عرصہ لاہور میں ہی قیام رکھنا پڑا۔ ادھر مشرقی پنجاب میں فسادات بھیانک صورت اختیار کر گئے۔ اور قادیان و احمدی آبادی پر بھی حملہ آوروں کے یورش شروع ہو گئی۔

ملک کے بٹوارہ کے ساتھ ہی پنجاب مشرقی و مغربی دو حصوں میں بٹ گیا تھا اور حالات کے بگڑنے کے باعث دونوں حصوں کے رہنے والوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ سراسیمگی کے عالم میں ضلع گورداسپور کے مسلمانوں کے قافلے لاہور پاکستان کی طرف جا رہے تھے راستہ بہت پر خطر تھا حملہ آور قافلوں میں لوٹ مار قتل وغارت گری مچا رہے تھے۔ قادیان کے احمدی بھی قافلوں کی صورت میں جانے سے غیر محفوظ تھے۔ ان مخدوش حالات کی بناء پر لاہور سے حضرت امام جماعت احمدیہ نے پیغام بھجوایا کہ احمدیوں کو تاکید کی جائے کہ وہ پیدل قافلوں میں نہ آئیں۔ ہم ان کیلئے گاڑیاں بھجوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ اس طرح قادیان سے احمدی آبادی کو بسوں ٹرکوں پر لاہور بھجوایا جاتا رہا۔ لیکن احمدی آبادی کے کثیر حصہ کے انخلا کی وجہ سے مقامات مقدسہ کی حفاظت اور قادیان کو آباد رکھنے کا مسئلہ پیدا ہوا۔ تو حضرت صاحب نے پیغام بھجوایا کہ بوڑھوں۔ بچوں۔ مستورات کو بھجوا دیا جائے۔ لیکن نوجوانوں کی ایک تعداد شعائر اللہ کی دیکھ بھال۔ دارالمسیح کی آبادی اور حفاظت مرکز کی غرض سے قادیان میں ٹھہرے۔ اور اسلام کے دور اول کے معرکہ بدر کو خیال کرتے ہوئے ۳۱۳ (تین سو تیرا) نوجوانوں کو قادیان میں ٹھہرانے کی ہدایت بھجوائی۔ بسوں کا آخری قافلہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو روانہ ہونے کے بعد قادیان سے احمدی آبادی کے انخلاء کا سلسلہ بند ہو گیا۔

داغ ہجرت کے نتیجہ میں پنجاب کے احمدیوں کو اور ضلع گورداسپور کی احمدی آباد کو ناقابل برداشت تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور قادیان میں جب حملہ آوروں نے مار دھاڑ۔ لوٹ مار مچائی تو پوری احمدی آبادی کو بے سروسامانی کے عالم میں قادیان سے ہجرت پر مجبور ہونا پڑا۔ لیکن وہ دن انشاء اللہ تعالیٰ جلد آئیں گے۔ جب کہ الٰہی بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو دوبارہ قادیان میں آنا نصیب ہوگا۔

زمانہ درویشی

۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو آخری قافلہ روانہ ہو جانے کے بعد جو ۳۱۳ نوجوان خدمت گذار قادیان میں ٹھہرے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ امام جماعت احمدیہ نے انہیں "درویشوں" کا لقب دیا۔ لفظ درویش لغوی طور پر اُن لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جو دنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جن کی زندگی اور مقصد خدا کے نام کو بلند کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ قادیان سے زیادہ تر احمدی آبادی کے انخلا کے بعد ان ۳۱۳ نوجوانوں کے قادیان میں ٹھہرے رہنے کے حالات یہی منظر پیش کر رہے تھے۔ حضرت صاحب کا ان نوجوانوں کو "درویش" کا لقب دیئے جانے کے پس منظر میں حضرت مسیح موعودؑ کا وہ خواب تھا جس میں حضورؑ نے فرمایا تھا۔

"میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا۔ جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا۔ وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا کہ "یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے" اس طرح داغ ہجرت کے بعد نوجوانوں کی ایسی جمیعت بھی وجود میں آئی جسے فی الحقیقت درویشوں کا مصداق سمجھا گیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جو قادیان کے درویشوں کے امور کے نگران تھے حضرت ممدوح نے لاہور سے اپنے مکتوب ۱۰ مئی ۱۹۴۸ء میں محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان کو تحریر فرمایا کہ "حضرت صاحب قادیان کے درویشوں کیلئے کچھ روغنی میٹھی روٹیاں بھجوا رہے ہیں یہ روٹیاں تبرک کے طور پر ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس رؤیا کی تصدیق میں ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا تھا کہ ایک فرشتہ حضور کے پاس ایک روغنی روٹی لایا ہے اور اسے پیش کر کے کہتا ہے کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تبرک کو مبارک کرے۔ آمین"

قادیان میں احمدی نوجوانوں کی مختصر جمیعت کا ٹھہرنا بھی ایک معجزہ تھا درویشوں کا اللہ ہی حافظ و ناصر تھا۔ حالات نہایت مخدوش۔ بیحد مکدر۔ ہم درویش ایک بند ماحول چھوٹے سے حلقہ میں محصور ہو کر رہ گئے ہمارا اپنے حلقہ سے باہر نکلنا تو الگ رہا۔ مخالف ہمارا یہاں ٹھہرنا بھی ناپسند کرتے تھے۔ اور معاندانہ عزائم رکھتے تھے۔ درویشوں میں سے جو نوجوان اپنے حلقہ سے باہر نکلتے یا ہوا خوری کیلئے جاتے۔ ہمارے بدخواہ انہیں پکڑ لیتے اپنے مکانوں میں بند کر لیتے۔ اور بڑی مشکل سے انہیں خلاصی نصیب ہوتی۔ ان خدشات کے پیش نظر درویش اپنے حلقہ سے باہر سودا سلف لینے یا سیر و تفریح کیلئے بھی نہ جا سکتے تھے۔ اپنے حلقہ میں ہی رہتے۔ اور بہشتی مقبرہ و ملحقہ باغ میں ہی ہوا خوری کر لیتے۔ ان حالات میں منتظمین کی طرف سے قادیان کے مین بازار کی طرف جانے والے راستہ پر ایک دفتر "افسر بازار" کا کھولا گیا تھا۔ دو تین چار کی تعداد میں درویشوں کو بازار جانے کی ہدایت تھی۔ افسر بازار میں ان کے نام لکھے جاتے تھے۔ اس طرح ان کے بازار جانے اور واپسی کا خیال رکھا جاتا تھا۔

درویشی پھولوں کی سیج نہیں تھی۔ نان و نفقہ کے ذرائع محدود جو پار چات میسر تھے ان میں مست الست۔ تنگی ترشی سے گذر بسر۔ یہ تھی ان کی بساط زندگی۔ ایک عرصہ تک درویشوں کو قید و بند جیسی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ لیکن ان ۳۱۳ جواں مرد۔ باہمت درویشوں کو مخالفتوں اور مشکلات نے متزلزل نہیں کیا۔ بڑی پامردی سے تھپیڑوں کو برداشت کرتے رہے۔ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر زبان سے مرحبا صد مرحبا کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔

ابتدا میں ہمارے حلقہ کے گردونواح میں بسنے والے مخالفین اور بستی کے معاندین نے کچھ عرصہ ہمارا سوشل بائیکاٹ کئے رکھا۔ میل جول بھی بند تھا۔ معاندین کی طرف سے ناکہ بندی کی وجہ سے ہم تک دودھ۔ سبزیاں۔ اجناس تک پہنچنی بند ہو گئیں۔ محصوریت کے اس دور میں جو گندم۔ دالیں تھی۔ مسالے وغیرہ ہمارے سٹور۔ لنگر خانہ میں موجود تھے۔ اُن ہی پر ایک عرصہ گذارا کیا جاتا رہا۔ جب حالات قدرے سازگار ہوئے۔ تو سبزیاں۔ دودھ وغیرہ ملنے لگے۔ تو کھانے میں سدھار ہو گیا۔

درویشوں کے لیل ونہار

درویشوں کو ان ناسازگار اور مخالف حالات میں اللہ تعالیٰ نے حد درجہ سکون بخشا۔ کسی کے دل میں ذرا بھر انقباض نہیں تھا۔ کہ ہم یہاں کیوں ٹھہرے ہیں۔ بلکہ سب دل سے خوش تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔ کہ اس نے فضل کیا۔ جو انہیں یہاں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ اور انہیں مسیح محمدیؑ کے درویشوں کی صف میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ انہوں نے عہد کیا کہ اب جو مقصد ہمارے یہاں ٹھہرنے کا ہے وہ پورا ہو۔

پھر معجزانہ طور پر درویشوں میں روحانی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو گئی سب درویش پابندی سے فرض نمازیں مساجد میں ادا کرتے۔ نوافل کی نماز شوق و ذوق سے ادا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

نے درویشوں کے لئے ہدایت بھجوائی تھی کہ "ایک دو گھنٹے قرآن کریم کے درس اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کے پڑھنے میں صرف کئے جائیں۔ تہجد کی ہر شخص عادت ڈالے۔ وہاں رہنے والے ہفتہ میں ایک دو روزے رکھیں۔ تہجد کی عادت ڈالنے کیلئے یہ طریق مقرر کردیں کہ تراویح کی طرح سارا سال ہی نماز تہجد مسجد میں ہوا کرے یا اپنے اپنے حلقوں میں نماز تہجد باجماعت کی عادت ڈالی جائے"۔

(اقتباس از مکتوب ۱۲ر نومبر ۱۹۴۷ء مطبوعہ الفرقان۔ درویشان قادیان نمبر)

چنانچہ حضرت صاحب کی ہدایت کی تعمیل میں مساجد میں نمازوں کے بعد قرآن مجید احادیث۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ سے درس دئے جاتے۔ پیر اور اتوار کو نفلی روزے رکھے جاتے۔ اور مساجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کئے جانے کا اہتمام کیا گیا۔

نماز تہجد کے اٹھانے کیلئے آخر شب ایک بزرگ درویش میاں مولا بخش صاحب مرحوم ضعیفی کے باوجود حلقہ کی گلیوں میں بلند اور نہایت سریلی آواز میں درود اور پاکیزہ اشعار پڑھ کر منادی کیا کرتے تھے۔ اور سب درویش بستروں سے نکل کر باوضو ہو کر مساجد میں نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کیلئے پہنچ جاتے۔ تہجد ادا کرنے کے بعد مساجد میں ہی ٹھہر کر ذکر واذکار۔ درود۔ دعاؤں میں مصروف رہتے۔ پھر اذان کے بعد نماز فجر باجماعت ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید احادیث کا درس ہوتا۔ اور پھر درس ختم ہونے پر سب درویش اجتماعی دعا کرنے بہشتی مقبرہ جاتے۔ اور روزانہ ہی مزار مبارک پر حاضری دیکر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور اضطرار کے ساتھ غلبہ اسلام کیلئے دعائیں کرتے۔

اجتماعی دعا سے فراغت کے بعد بہشتی مقبرہ سے واپس آکر درویش اپنے ڈیروں پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ مساجد میں بعد نماز عصر کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا جاتا۔

میاں مولا بخش صاحب کی وفات کے بعد مکرم سید محمد شریف صاحب مرحوم سیالکوٹی اپنے بڑھاپے کے باوجود آخر شب درویشوں کو نماز تہجد کیلئے اٹھایا کرتے تھے۔ مکرم سید صاحب کی وفات کے بعد مسجد اقصیٰ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر تہجد کی نماز کیلئے اٹھانے کا انتظام کردیا گیا۔

درویشوں کی ڈیوٹیاں

درویش صبح کے وقت تلاوت قرآن کے بعد ناشتہ و ضروری امور سے فارغ ہو کر مسجد مبارک کے پاس احاطہ گلشن احمد میں یا مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جمع ہو جاتے۔ منتظمین وہاں سے انہیں مختلف کاموں کی انجام دہی کیلئے مناسب تعداد میں بھجوا دیتے۔ کچھ درویش بہشتی مقبرہ کی صفائی کیلئے بھجوائے جاتے۔ کچھ حلقہ کے چہار اطراف نگہداشت۔ پہرہ داری پر مقرر کئے جاتے۔ جو پورے حلقہ میں گشت کرکے حفاظت کے فرائض انجام دیتے۔ کچھ درویشوں کو لنگر خانہ میں کھانا تیار کرنے میں باورچیوں کا ہاتھ بٹانے کیلئے بھجوایا جاتا۔ وہ درویش جو تعمیر و مرمت کے معمولی کام بھی جانتے تھے۔ انہیں کچھ درویشوں کے ہمراہ مکانوں کی مرمتوں کا کام سونپا جاتا۔ جو درویش تعلیم یافتہ تھے۔ انہیں دفتروں میں کام تفویض کردیا گیا تھا۔ علماء کرام کے سپرد مساجد میں امامت اور درس و تدریس کا کام تھا۔ اپنے حلقہ اور بہشتی مقبرہ میں پہرہ اور حفاظت کا انتظام چوبیس گھنٹے رہتا تھا۔ منتظمین گشت کرکے دن کو اور رات کو بھی پہرے کے انتظام کو چیک کیا کرتے تھے۔ غرض درویشوں کے سپرد اُن کی صحت۔ علم۔ قابلیت کا لحاظ رکھتے ہوئے جو کام بھی دئے جاتے تھے۔ سب بڑے اخلاص۔ ذوق وشوق سے دل لگا کر انجام دیتے تھے۔

ان سب مصروفیات کے باوجود درویشوں پر یہ مثال صادق آتی تھی "دست درکار دل بایار"۔ سب درویش مفوضہ کاموں کی بجاآوری میں مصروف بھی رہتے تھے۔ اور زبانوں پر ذکر الٰہی۔ جو سنا بھی جارہا ہوتا تھا۔ اور دل میں یادِ خدا موجزن رہتی تھی۔ کیا خوب تھا وہ نزول رحمت باری کا منظر اور درویشوں کی روحانیت سے معمور زندگی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ناظر خدمت درویشان نے زمانہ درویشی میں قادیان کے ماحول کا منظر یوں پیش فرمایا:۔

"مکرمی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور دوسرے درویشان قادیان کے مضامین سے دوستوں کو معلوم ہوچکا ہے کہ موجودہ حالات کے نتیجہ میں آج کل قادیان کی زندگی کتنی روحانی فیوض سے معمور ہے۔ گویا کہ اس کے لیل و نہار مجسم روحانی بن چکے ہیں۔ کیونکہ قادیان میں رہنے والے دوستوں کو دنیا کے دھندوں سے کوئی سروکار نہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لحہ روحانی مشاغل کیلئے وقف ہے۔ قرآن و حدیث کا درس۔ نوافل اور نمازوں اور خصوصاً تہجد کا التزام۔ خشوع و خضوع میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا پروگرام نفلی روزوں کی برکات اور دن رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت گھر اور بیت الدعا اور مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں ذکر الٰہی کے مواقع۔ یہ عظیم الشان نعمتیں ہیں۔ جن سے جماعت احمدیہ کا بیشتر حصہ آجکل محروم ہے۔ اور قادیان کا ماحول ان نعمتوں سے بہترین صورت میں فائدہ اٹھانے کا موقعہ پیش کرتا ہے۔"

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ درویشان قادیان نمبر ۱۹۶۳ء)

وقار عمل

بہشتی مقبرہ کے گرد چونکہ چار دیواری نہیں تھی۔ اور اس طرف سے شرپسندوں کے اندر گھس آنے کا خوف رہتا تھا۔ اور غیروں کے مویشیوں کے بہشتی مقبرہ میں داخل ہو کر قبور اور کتبوں کے توڑ پھوڑ کا بھی خدشہ تھا۔ اس لئے یہ طے پایا کہ عارضی طور پر بہشتی مقبرہ کے ان اطراف میں جہاں دیوار بنانا ضروری ہے۔ ان اطراف میں پانچ چھ فٹ اونچی کچی مٹی کی دیوار بنادی جائے۔ اس کیلئے قطعہ زمین میں گارا تیار کیا گیا۔ اور سب درویش صبح تین چار گھنٹے وقار عمل کرکے گارا اٹھا کر لے جاتے۔ اور بہشتی مقبرہ کی بیرونی دیوار بناتے عرصہ ڈیڑھ دو ماہ کے مسلسل وقار عمل کے ذریعہ دیوار کو قریباً پانچ چھ فٹ اونچا اُٹھادیا گیا۔ بعد ازاں ۱۹۵۱ میں تعمیر پختہ چار دیواری کا آغاز ایک تحریک کے ذریعہ کیا گیا۔ یہ کام کئی سالوں میں مکمل ہوا۔ جوں جوں رقم جمع ہوتی گئی دیوار کا کام مکمل کیا جاتا رہا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قادیان کے ایک درویش بابا خدا بخش صاحب جو تقسیم سے قبل ایک قلی کا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کفایت شعاری سے روپیہ جمع کیا ہوا تھا۔ درویشوں میں سب سے زیادہ ۳۸۷۱ روپے اس تحریک چار دیواری بہشتی مقبرہ میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

اسی طرح درویشوں کے حلقہ اور کمہاروں کے محلہ کے مابین ایک سڑک تھی۔ ہماری جانب چونکہ دیوار نہیں تھی۔ کمہار ہماری جانب کھلی زمین پر برتن رکھنے لگے۔ اور قبضہ کرنے لگے۔ اس لئے درویشوں کے وقار عمل کے ذریعہ اپنے حلقہ کو محفوظ کرنے کی خاطر قریباً تیس فٹ لمبی اور پانچ چھ فٹ اونچی اینٹوں کی دیوار تعمیر کردی گئی۔ اس طرح دوسروں کا غیر راستہ سے احمدیہ حلقہ میں داخلہ اور ہماری زمین پر قبضہ کی راہ بند ہوگئی۔

اسی طرح مسجد اقصیٰ کے مین گیٹ کے سامنے جو میدان تھا۔ اس کی دیواریں پختہ تعمیر کرکے اسے بھی محفوظ کیا گیا۔

درویشوں کا قیام

اس جذبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ حفاظت مرکز کیلئے جوانوں کو تحریک ہو رہی ہے بہت سے کالجوں۔ سکولوں میں پڑھنے والے نوجوان اپنی تعلیم بیچ میں چھوڑ کر قادیان آگئے۔ بہت سے کاروباری دوست آگئے بعض ملازمت پیشہ احباب چھٹیاں لیکر آگئے۔ بعض اپنی کھیتی باڑی کو چھوڑ کر آگئے۔

ماں باپ کے بعض اکلوتے بیٹے آگئے۔ کسی گھر سے دو بھائی آگئے۔ اس طرح ہر طبقہ کے دوست قادیان حفاظت مرکز کیلئے آتے رہے۔

ابتداء درویشی میں پروگرام تھا۔ کہ ہر دو ماہ بعد ٹرکوں کے قافلے نئے دوستوں کو لیکر آتے رہیں گے۔ اور قادیان میں مقیم درویشوں میں سے ضرورت مندوں کو واپس بھجوایا جاتا رہے گا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء کے شروع میں جنوری مارچ مئی میں تین مرتبہ چند ٹرکوں کے ذریعہ کچھ احباب قادیان آسکے۔ اور درویشوں میں سے کچھ ضرورت مندوں کو واپس بھجوایا جاسکا۔ لیکن مئی ۱۹۴۸ء کے بعد ملکوں کے تعلقات استوار نہیں رہے۔ اور ٹرک بھی آنے جانے بند ہوگئے۔

حضرت صاحب کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی انتہائی خواہش تھی کہ آپ خود بھی قادیان آکر محصوریت کے اس پر آشوب دور میں درویشوں میں شریک ہو جائیں اس ضمن میں حضرت صاحب کا مکتوب گرامی ۱۱ر مئی ۱۹۴۸ء درج ذیل ہے۔

عزیزم مولوی عبدالرحمٰن صاحب واصحاب الصفہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ صحابہ اور کچھ اور لوگ جو جوارِ مسیح موعود علیہ السلام کو دنیوی زندگی پر فضیلت دیتے ہیں قادیان آرہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا قادیان آنا مبارک کرے۔ کچھ جو اور نہیں ٹھیر سکتے واپس آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول کرے اور باہر آکر بھی نیکی پر قائم رہنے اور قادیان میں رہنے کے ثواب کو بڑھانے کی نہیں توفیق بخشے۔ اور ہمارے جلاوطنی کے دن چھوٹے کردے۔ آمین۔

اگر سلسلہ کی ضروریات مجبور نہ کرتیں تو میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا۔ لیکن زخمی دل اور فسردہ افکار کے ساتھ آپ سے دور اور قادیان سے باہر بیٹھا ہوں۔ نہ معلوم وہ دن کب آتا ہے کہ میں بھی اس مقام پر پہنچ سکوں۔ جو خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے اور احمدیوں کا دائمی مرکز ہے۔ آپ لوگ وہ ہیں۔ جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ وہ خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چھتا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپ کی قربانی کو کبھی ضائع نہ ہونے دے اور برکتوں سے آپ کا خانۂ اعمال بھرتا چلا جائے۔ اور کبھی ایسی ٹھوکر آپ کو نہ لگے۔ جو اس قربانی کو ضائع کردے۔ اللھم آمین۔ آپ لوگ دعا میں لگے رہیں۔ تا خدا تعالیٰ جلد قادیان پھر ہمارے ہاتھوں میں دے۔ اور پھر قادیان

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے

علاج قادیان آکر کروانا ہوگا

Phone No : 01872-71152

حکیم عبدالحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

اور اس کے نواح میں احمدی ہی احمدی نظر آئیں۔ اللھم آمین (۱۱ر مئی ۴۸ مطبوعہ الفرقان ربوہ درویشان نمبر اگست ستمبر اکتوبر ۱۹۶۳ء)

مگر حالات سازگار نہ ہوئے اور حضرت صاحب جلسہ سالانہ کے قافلوں میں یا کسی موقعہ پر بھی زندگی میں قادیان تشریف نہ لاسکے۔ یہاں کے حالات اس قدر مخدوش اور المناک رہے کہ گمان ہوتا تھا۔ کہ درویشوں پر صبح بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ شام بھی ہوتی ہے یا نہیں کسی موقعہ بھی معاندین انہیں ختم کردیں گے۔ مگر دیکھئے حضرت صاحب کا جوش و جذبہ کہ چاہتے ہیں خود بھی اس جہاد میں شریک ہوں۔ جس میں شمولیت کیلئے صدیوں بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بگل بجا ہے۔ اور خدا جانے پھر کبھی یہ موقعہ ہاتھ آئے یا نہیں۔ حضرت صاحب کو اس معرکہ میں خود شامل نہ ہوسکنے کا صدمہ رہا۔

دیکھئے۔ ایک عظیم قوم و اسلام و احمدیت کا بارامانت۔ بارامامت آپ کے کندھوں پر ہے۔ لیکن تڑپ ہے کہ خود بھی اس معرکہ میں شریک ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے کچھ افراد کو درویشی کی ابتداء میں قادیان میں ٹھہرایا۔ اور بعد کے قافلوں میں بھی خاندان کے افراد آئے۔ لیکن حضرت صاحب نے خود شریک نہ ہوسکنے کے صدمہ کو کم کرنے کیلئے اپنے دو جگر گوشوں (بیٹوں) کو بطور درویش قادیان بھجوایا۔ جن میں سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو یہ فضیلت حاصل ہوئی۔ کہ جب ابتدا ۱۹۴۸ء میں قادیان آکر اپنے درویش بھائیوں میں شامل ہوگئے۔ تو پھر پورا دور درویشی انہی میں گذرا۔ جب محترم صاحبزادہ صاحب کی شادی کے بعد ان کی بیگم سیدہ امۃ القدوس صاحبہ قادیان آئیں تو دونوں محترم ہستیاں درویشوں میں ایسی گھل مل گئیں کہ درویشوں کا ہی وجود بن گئے۔ مئی ۱۹۴۸ء کے بعد آنے جانے والوں کا سلسلہ بند ہوگیا اور جو نوجوان پیچھے رہ گئے تھے ان کا قادیان میں قیام کا عرصہ ممتد ہوتا گیا اور پھر انہوں نے اپنے تبادلہ اور واپس جانے کا خیال ہی دلوں سے نکال دیا سب یہاں کے ہی ہو رہے۔ اپنے ماں باپ کی یادوں۔ اپنے کاروبار۔ اپنی تجارتوں۔ نوکریوں۔ زراعت۔ جائیدادوں۔ مال و منال کو خیر باد کہہ دیا۔ اور قادیان کو ہی اپنا وطن بنالیا۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے پھر اپنے عزیز و اقارب۔ رشتہ داروں کو بھی نہیں دیکھا کہ کون کہاں جاکر آباد ہوگئے بہت سے درویش اپنے والدین کی خدمت کیلئے پاکستان جاکر اُن کے پاس کچھ عرصہ ٹھہرنے اور رشتہ داروں سے ملاقات کرنے سے بھی محروم رہے۔

قادیان میں ٹھہرنے والے درویشوں میں سے جن نوجوانوں کی شادیاں نہیں ہوئیں تھیں۔ ان کی ہندوستان میں ہی احمدی گھرانوں میں شادیاں ہوئیں۔

۱۹۵۰ء کے شروع میں احمدیوں کے کچھ گھرانے یوپی (اترپردیش) سے ہجرت کرکے قادیان میں آکر آباد ہوئے۔ بہت سے درویشوں کے اہل و عیال جو ۱۹۴۷ء میں فسادات کے دوران حفاظتی لحاظ سے لاہور بھجوادئے گئے تھے ان فیملیز کا ۱۹۵۱ء میں قادیان آنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ جن درویشوں کے اہل و عیال کسی وجہ سے نہ آسکے۔ اُن میں سے بعض نے ہندوستان میں شادیاں کرلیں۔ اس طرح قادیان میں اہلی زندگی کے آثار پیدا ہوگئے جن درویشوں کے گھر آباد ہوئے۔ انہیں نان و نفقہ کیلئے حسب حالات گذارے دئے جانے لگے۔ مجرد درویشوں کے کھانے کا انتظام لنگر خانہ سے ہی جاری رہا۔ یہ بھی تحریک کی گئی کہ درویشوں میں جو صنعت و حرفت کا کام جانتے ہوں۔ وہ اپنے لئے آمدن پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی دوران حکومت کی ایک سکیم کے تحت کچھ درویشوں کی سوسائٹی بناکر کھڈیاں (پارچہ بافی) کا کام بھی شروع کرایا گیا۔ جو آمدنی کا ایک ذریعہ تھی۔ لیکن یہ سکیم کامیاب نہیں ہوسکی۔ اس لئے انجمن نے ان کے گذارے بحال کردیئے اور جو درویش کسی صنعت کے ذریعہ کسی قدر آمدن پیدا کرسکے ان کو نصف فیملی سکیل کا گذارہ دینا شروع کردیا تاکہ ان کے خانگی اخراجات سہولت سے پورے ہوتے رہیں۔ اور جو درویش اپنے لئے آمدن کی معقول صورت پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ وہ ماشاءاللہ اب تک خود کاروبار کرکے بسر اوقات کررہے ہیں۔ اور کسی قسم کا صدر انجمن احمدیہ پر بوجھ نہیں بنے۔

مشکلات کے اس دور میں اللہ تعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ ۱۹۵۱ء کے زمانہ میں کلکتہ سے محترم میاں سیٹھ محمد صدیق بانی قادیان تشریف لائے۔ انہوں نے قادیان کے درویشوں سے رشتہ مواخاۃ قائم کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اور پھر درویشوں اور ان کے اہل و عیال پر مشتمل ایک بڑی جمعیت کیلئے ہر سال چار ماہ کی گندم کے اخراجات برداشت فرماتے رہے۔ نیز درویشوں کے گھروں میں ملبوسات تقسیم کرواتے ضرورت مندوں میں سردیوں میں بستروں کا انتظام کرواتے۔ عیدوں کے موقع پر عیدی تقسیم کرواتے۔ اسکولی بچوں۔ بچیوں میں بصورت نقدی تحفے دیتے۔ درویشوں کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف فنڈ قائم کرایا۔ بیوگان یتامیٰ کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ غرض ابتداء زمانہ درویشی میں جب کہ درویشوں اور ان کے اہل و عیال کو سہارا دینے کا وقت تھا۔ میاں محمد صدیق صاحب بانی کشادہ پیشانی۔ فراخ دلی اور کھلے ہاتھوں سے دولت خرچ کرکے درویشوں سے کئے گئے رشتہ مواخاۃ کو بطریق احسن نبھاتے رہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا خاندان اور درویش ایک ہی برادری ہیں۔ محترم سیٹھ صاحب اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے چھوٹے بیٹے شریف احمد سلمہ اللہ کی شادی کیلئے دولہا۔ دلہن کو لیکر قادیان آئے اور یہاں اس کا نکاح۔ رخصتانہ۔ ولیمہ وسیع پیمانہ پر کیا۔ اور درویشوں کو شادی کی مسرتوں میں شامل کیا کیا خوب آدمی تھے خدا مغفرت کرے اللہ تعالیٰ اُن کی اولاد اور خاندان کو خیر و برکت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ابتداء میں جو درویش قادیان میں ٹھیرے تھے اور یہاں مستقل طور پر آباد ہوگئے تھے۔ وہ بڑی عمریں پاکر بوڑھے ہوکر وفات پاتے رہے۔ اُن وفات یافتگان میں متعدد درویش وہ ہیں جن کی آخری عمر میں خدمت۔ دیکھ بھال اور وفات پر اُن کی اولاد اور رشتہ داروں میں سے کوئی نہیں آسکا۔ درویش چونکہ ایک برادری کی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ ہی اپنے بوڑھے درویش بھائیوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ انہیں ہی ان کے آرام کا خیال رکھنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ اور ان کی وفات پر جنازہ تکفین۔ تدفین میں شریک ہوتے تھے۔ سب درویشوں کو یہ صدمہ اور غم ہوتا تھا۔ کہ ان کا ایک درویش بھائی اُن سے جدا ہوگیا ہے۔ اب جو تھوڑی تعداد میں درویش حین حیات ہیں۔ وہ بھی بہت بوڑھے ہوچکے ہیں۔

درویشوں نے اپنے ماں باپ۔ بھائیوں بہنوں۔ عزیز و اقارب اور بعض نے ہمیشہ کیلئے اپنے بیوی بچوں کی جدائی قبول کی۔ دنیا و مافیہا کو خیر باد کہہ دیا۔ بہت دکھ درد۔ پریشانیوں۔ مصائب و مشکلات کا یہ دور تھا لیکن انہوں نے درویشی کو سینہ سے لگائے رکھا۔ جو وعدہ کیا تھا۔ اسے بطریق احسن نبھایا۔ یہ دور درویشی دو چار سال کا نہیں تھا۔ بلکہ دس۔ بیس تیس۔ چالیس۔ پچاس سالوں پر ممتد ہوتا چلا گیا۔ بڑے صبر و سکون سے پچاس سال کا عرصہ گزار لیا۔ پائے ثبات متزلزل نہیں ہوئے۔ انہوں نے مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِر کا کامل نمونہ پیش کیا۔ ان میں سے بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ باقی سب واصل بحق ہوکر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

درویشوں کا مقام

درویشوں کی صف میں شامل ہونا بھی قسمت والوں کے نصیب میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے مکتوب ۱۱ر مئی ۱۹۴۸ء میں تحریر فرمایا کہ

"آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی کیونکہ خداتعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا"۔

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ درویشان قادیان نمبر اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے زمانہ درویشی کے پہلے جلسہ سالانہ پر ایک روح پرور پیغام ارسال فرمایا۔ جس میں حضرت صاحب نے فرمایا۔" تم لوگ جن کو اس موقعہ پر قادیان میں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ اگر نیکی اور تقویٰ اختیار کروگے تو تاریخ احمدیت میں عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤگے۔ اور آنے والی نسلیں تمہارا نام ادب و احترام سے لیں گی۔ اور تمہارے لئے دعائیں کریں گی۔ اور تم وہ کچھ پاؤگے جو دوسروں نے نہیں پایا۔ اپنی آنکھیں نیچی رکھو۔ لیکن اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند رکھو۔ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔"

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ درویشان قادیان۔ نمبر۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

وہ بات جو دنیائے احمدیت کیلئے مسرت و انبساط کا باعث ہوگی اور تاریخ احمدیت میں خوشی اور فخر کے ساتھ سنہری حروف میں لکھی جائے گی یہ ہے۔ کہ صدق دل سے قربانی کرنے والے ان درویشوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جو دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوئیں درویشوں کے نیکی اور تقویٰ کی زندگی بسر کرنے اور صدق و ثبات سے قادیان میں ٹھیرے رہنے کی بناء پر دورِ درویشی کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ احمدیت میں درخشندگی بخشی۔ اور درویشوں۔ ان کی اولادوں کو زندہ جاوید بنادیا۔

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

حضرت صاحب کی دعاؤں کے نتیجہ میں یہ خدا تعالیٰ کی برکات کے وارث ہوئے درویشوں نے اپنے آنکھوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضل اپنے اور اپنی اولادوں پر نازل ہوتے دیکھے ہیں۔ اولادیں دیندار۔ نیک نمونہ۔ نیک اطوار۔ سعادت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازا ہے۔ خیر و برکت سے وافر حصہ عطا کیا ہے۔ درویشوں کی اولادوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بلند مرتبے عطا کئے ہیں اور ثروت و تونگری بھی۔ درویشوں کے بچے ملک کے اندر بھی اچھے طور پر بسر اوقات کر رہے ہیں اور کچھ بچے بیرونی ملکوں میں جاکر اچھی ملازمتیں اور کاروبار کر رہے ہیں۔ انہیں خوشحال زندگی بسر کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ نیز درویشوں کی بہت سی بچیوں کے رشتے بیرونی ملکوں میں ہوئے ہیں۔ جو آسودہ اہلی زندگی بسر کر رہی ہیں۔

یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ امام جماعت احمدیہ کی بارگاہ الٰہی میں دعاؤں کی قبولیت کے اثمار ہیں۔ انعامات و برکات ہیں جو ہر فرد جماعت کی نظر کے سامنے ہیں۔ اور ان سے بھی افزوں تر مستقبل میں ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے ”آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور مسرت کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔۔۔ ”آنے والی نسلیں تمہارا نام ادب و احترام سے لیں گی۔ اور تمہارے لئے دعائیں کریں گی اور تم وہ کچھ پاؤ گے جو دوسروں نے نہیں پایا“۔

اے خدا درویشوں کی اولادوں کو نیکی اور تقویٰ سے زندگی بسر کرنے کی توفیق دے اور اے خدا تا ابد بے شمار رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔ ہمارے پیارے آقا اور محسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر جن کی دعاؤں کی بدولت درویشوں اور ان کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا میں اقبال مند کیا اور سرفرازی بخشی ہے۔ آمین ثم آمین۔

دور خلافت ثالثہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات نومبر ۱۹۶۵ء میں ہو گئی۔ جماعت کو بیحد صدمہ ہوا۔ لیکن سب صبر و استقامت کا دامن تھامے رہے۔ اور دعاؤں میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بیٹے تھے۔ آپ اجداد کی فضیلتوں کے وارث تھے۔ دینی و دنیاوی علوم کے فاضل تھے۔ آپ کے سریر خلافت پر متمکن ہونے پر جماعتی امور پھر احسن طور پر انجام پانے لگے۔ آپ نے درویشانِ قادیان کے اصلاح حالات کی طرف بھی خاص توجہ فرمائی۔ آپ اس پر آشوب دور میں درویشوں کے قادیان میں مستقل مزاجی سے ٹھیرے رہنے پر اُن کی بہت قدر کرتے تھے۔ اور اکناف عالم کی احمدی جماعتوں کو تحریک فرمایا کرتے تھے کہ آپ کی نیابت میں قادیان کی آبادی کیلئے درویشوں نے اپنی خدمات پیش کی ہوئی ہیں اس لئے جماعتوں اور احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اور ان کیلئے فنڈز مہیا کریں۔ جب قادیان کے درویش انفرادی طور پر یا جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کیلئے قافلے کی صورت میں جاتے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ان درویشوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کرواتے۔ سب سے ملاقات فرماتے۔ سب کے حالات دریافت کرتے۔ درویشوں کے اہل و عیال سے بھی ملتے۔ سب کی مالی امداد فرماتے۔ تحائف بھی دیتے۔ حضرت صاحب اپنے ساتھ درویشوں کی اجتماعی دعوت طعام کا بھی انتظام کراتے۔ درویشوں کی فلاح و بہبود اور راحت و آرام کا ہر طرح، خیال رکھتے تھے۔ درویشوں اور ان کے اہل و عیال کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے والہانہ محبت تھی۔ لیکن الٰہی نوشتے پورے ہونے کا وقت آگیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جون ۱۹۸۲ء میں ہمیں غمزدہ چھوڑ کر مولائے حقیق سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دور خلافت رابعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ۱۹۸۲ء میں ہوئی اناللہ وانا الیہ راجعون حضرت صاحب کی وفات پر مجلس انتخاب منعقد ہوئی۔ جس نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفہ منتخب کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی روحانی و دنیاوی علوم اور فہم و فراست سے نوازا ہے۔ آپ دنیا کے عظیم المرتبت روحانی پیشوا ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ کی قیادت فرمارہے ہیں۔ اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔ آپ کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرح درویشان قادیان کی عظیم قربانیوں کا احساس ہے۔ حضرت صاحب قادیان جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء میں تشریف لائے تھے۔ حضرت صاحب نے خطبہ جمعہ ۱۰ر جنوری ۱۹۹۲ء مسجد اقصیٰ قادیان میں بیان فرمایا۔ ”وہ ہمارے قربانی دینے والے جو بھائی ایک لمبے عرصہ سے ان مقدس مقامات کی حفاظت کر رہے ہیں ہم ان کے دل کی گہرائیوں سے ممنون ہیں۔ اور اُن کو یقین دلاتے ہیں کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستا ہے۔ وہ آپ کی قدر کرتا ہے۔ آپ کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے“۔

حضرت صاحب جب قادیان سے واپس تشریف لے گئے تو ۱۷ر جنوری ۱۹۹۲ء خطبہ جمعہ بمقام مسجد فضل لندن میں فرمایا۔ ”درویشوں نے اور بعد میں آکر بسنے والوں نے اتنی بڑی قربانی دی ہے کہ وہاں پہنچ کر اندازہ ہوتا ہے دور بیٹھے اس کی باتیں سن کر آپ کو تصور نہیں ہو سکتا کہ کتنے محدود علاقے میں رہ کر انہوں نے ساری زندگیاں ایک قید میں کاٹی ہیں۔ اور اپنے دنیاوی مفادات کو ایک طرف پھینک دیا۔ قربان کر دیا۔ اور مقامات مقدسہ کی حفاظت اور اُن کی نگہبانی کیلئے اپنی اپنے بچوں اپنے بیگمات کی زندگیاں قربان کیں۔ بہت ہی عظیم الشان قربانی ہے۔ اس کا بھی حق ہے۔ اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کے حالات کو بہتر بنانے کیلئے بھرپور کوشش کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز درویشوں کا اور بعد میں قادیان آکر بسنے والوں کا بہت عزت و احترام فرماتے ہیں۔ اور عیدین۔ جلسہ سالانہ۔ سردیوں کے موسمی اخراجات و دیگر مواقع پر ان کی مالی امداد فرماتے ہیں۔ اور دیگر ضروریات بھی پوری کرتے ہیں۔ جو درویش ان کی اولادیں۔ دوسرے احمدی گھرانے جب ذاتی مکان بنانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت صاحب انہیں معقول مالی امداد عطا فرماتے ہیں۔ اس طرح کئی احباب اپنے مکان بنا کر اُن میں منتقل ہو گئے ہیں۔

حضرت صاحب کے ارشاد پر کئی نوجوانوں کو کاروباری قرضے دیئے گئے ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی غرض سے قادیان سے نمائندے بھیجنے کا بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ اس طرح بہت سے دوسرے دوست بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے اور حضرت صاحب کی زیارت و ملاقات کیلئے لندن جاتے ہیں۔ ان کے قیام وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے۔ اور حضرت صاحب انہیں تحائف بھی عطا فرماتے ہیں۔

حضرت صاحب نے قادیان میں احمدیہ ایریا سے ملحقہ بیوت الحمد کالونی بھی تعمیر کروائی۔ جو ۳۷ کوارٹروں پر مشتمل ہے۔ اور اس میں درویشوں اور ان کے اہل و عیال۔ بیواؤں کو آباد کیا۔

درویشی کا دور ۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو شروع ہوا تھا۔ اس وقت تین سو تیرہ درویش قادیان میں مقیم ہو گئے تھے۔ اب زمانۂ درویشی کے باون سال گزر چکے ہیں۔ انمیں سے اکثر وفات پا گئے ہیں اور اب چالیس پنتالیس درویش حین حیات ہیں۔ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے۔ اور حضرت صاحب کی دعائیں ان کے شامل رہیں۔ اور حضورؑ کا سایہ درویش بھائیوں۔ انکی اولاد۔ قادیان کے احمدی احباب پر قائم دائم رہے۔ آمین۔

ہندی رسالہ ”راہِ ایمان“

اردو نہ جاننے والے بچوں مرد و خواتین اور نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے بڑی شدت سے ایک ایسے رسالہ کی کمی محسوس کی جارہی تھی جو ہندی زبان میں ہو لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے تعاون سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی ایک ماہوار ہندی رسالہ ”راہ ایمان“ ماہ جولائی ۹۹ سے باقاعدگی سے شائع کیا جارہا ہے۔

احباب کرام سے امید کی جاتی ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیمی و تربیتی اغراض کو پورا کرنے کیلئے جہاں آپ خود استفادہ کریں گے آپ کے بچے اور بچیاں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بننے کی ترغیب دلائیں۔ ایک شمارہ کی قیمت ۵ روپے اور سالانہ قیمت ۵۰ روپے رعایۃً رکھی گئی ہے۔

(محمد نسیم خان ایڈیٹر ماہانہ ’راہ ایمان‘ ہندی)

نمائندہ مشکوٰۃ حیدر آباد

محترم حافظ قاری عبد القیوم صاحب آف حیدر آباد کو حیدر آباد شہر کا نمائندہ مشکوٰۃ مقرر کیا گیا ہے۔ موصوف بقایا چندہ۔ نئے خریدار۔ اعانت مشکوٰۃ وغیرہ وصول کریں گے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

(مینجر رسالہ مشکوٰۃ قادیان)

جلسہ یوم امہات لجنہ اماء اللہ کانپور

مورخہ ۲۹ر اگست جلسہ یوم امہات منایا گیا محترمہ نسیم بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن شریف کے بعد ایک تقریر تربیت اولاد پر کی اور والدات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کے بعد حضور کے صحت وسلامتی کیلئے بھی دعا کرائی۔

(ثروت جبیں صدر لجنہ کانپور)

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

تقریب سنگ بنیاد تعمیر نو مسجد ناصر گوئٹے برگ (سویڈن)

۳۱ر اگست ۱۹۹۹ء بروز منگل جماعت احمدیہ سویڈن کیلئے انتہائی مسرت کا دن تھا کیونکہ اس دن مسجد ناصر کی تعمیر نو کی سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آنی تھی۔ اس بابرکت تقریب میں شمولیت کیلئے سویڈن کی جماعتوں کے علاوہ ہمسایہ ممالک ناروے اور ڈنمارک سے بھی بہت سے احمدی احباب و خواتین اپنے اپنے امراء کرام کی معیت میں تشریف لائے علاوہ ازیں یوکے۔ بیلجیم۔ دوبئی۔ شارجہ اور پاکستان سے اپنے نجی دوروں پر آئے ہوئے احمدی احباب نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس تقریب سنگِ بنیاد کیلئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم و محترم محمد عثمان چو صاحب عرف چینی صاحب کو اپنا خصوصی نمائندہ مقرر فرمایا۔

پانچ بجے سہ پہر تقریب سنگ بنیاد کا آغاز ہوا۔ اس بابرکت تقریب کے انعقاد کے وقت موسم غیر معمولی طور پر خوشگوار ہو چکا تھا اور سورج کی نرم دھوپ موجود تقریباً اڑھائی صد مرد و زن کے جسموں اور دلوں کو تمازت پہنچا رہی تھی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نصیر الحق صاحب نے کی۔ سویڈش ترجمہ مکرم قمر رشید صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم انور رشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے جملہ حاضرین تقریب کو بتایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم مسجد ناصر کی تعمیر نو کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شامل ہو رہے ہیں اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خصوصی نمائندہ مکرم محمد عثمان چو صاحب ہمارے درمیان موجود ہیں اور سنگ بنیاد کے طور پر جو اینٹ نصب فرمائیں گے وہ بیت الدعا قادیان سے لائی گئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس اینٹ پر دُعا کی ہے ان کلمات کے بعد نمائندہ خصوصی مکرم محمد عثمان چو صاحب نے مقررہ جگہ پر بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ جس کے بعد جماعت احمدیہ سویڈن اور باہر سے آنے والے معزز احباب نے بھی بنیادی اینٹیں نصب کیں۔ بعدہ مکرم محمد عثمان چو صاحب نے لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ تقریب کے آخر میں مہمان خصوصی کے ساتھ مختلف یادگاری گروپ فوٹو اتارے گئے اور جملہ حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ سنگ بنیاد کے بابرکت موقعہ پر قادیان میں تین بکروں کی قربانی کا بھی انتظام کیا گیا۔ مسجد ناصر کی زمین کا کل رقبہ ساڑھے آٹھ ہزار مربع میٹر ہے اور تعمیر نو کے بعد دو منزلہ عمارت پندرہ سو مربع میٹر پر محیط ہو گی جس میں ایک حصہ لجنہ کیلئے اور دوسرا مرد حضرات کیلئے مخصوص ہوگا۔ جس میں دو منزلہ مسجد۔ تبلیغی ہال لائبریری۔ دفاتر ایم ٹی اے سٹوڈیو اور دو فلیٹس کے علاوہ معذور افراد کیلئے لفٹ کی بھی سہولت مہیا ہو گی اور ایک مینار بھی تعمیر ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد مسجد ناصر کی تعمیر اور توسیع کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ مسجد کی تعمیر کیلئے ایک کمیٹی مقرر ہے جو تعمیر کے کام کی نگرانی کر رہی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ چھ ماہ تک مسجد کی تعمیر و توسیع کے منصوبہ کی تکمیل ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر نو کے جملہ مراحل کو بخیر و خوبی تکمیل تک پہنچائے اور ہمیں اس مسجد کو آباد رکھنے اور خالص عبادت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ سویڈن)

مجلس اطفال الاحمدیہ - ایرڈاپلی - کریم نگر آندھرا کا سالانہ اجتماع

سرکل ورنگل ضلع کریم نگر کی جماعت احمدیہ ایرڈاپلی میں پہلی مرتبہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ یہ ایک نئی جماعت ہے۔ جس کے قیام کو صرف ڈھائی سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ان کی بہت مخالفت ہوئی اور ورغلایا گیا لیکن اللہ کے فضل سے جماعت ثابت قدم رہی اور دشمن ناکام رہا۔ امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برکت سے یہاں مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ قبل ازیں یہاں کے لوگ اسلامی تعلیم سے ناواقف تھے۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ اسلامی تعلیم سے کافی حد تک واقف و آگاہ ہو گئے ہیں اجتماع کا آغاز ٹھیک دوپہر دو بجے ہوا تلاوت نظم تقریر دینی معلومات کے مقابلے ہوئے 40 اطفال نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

تقسیم انعامات: بعد نماز مغرب و عشاء تقریب تقسیم انعامات منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعت احمدیہ نے کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد رفیع صاحب معلم وقف جدید نے کی انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت کی ترقی اور مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا تذکرہ کیا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالمناف صاحب بنگالی معلم وقف جدید بیرون نے وفات مسیح کے عنوان پر کی نہایت آسان اور دیسی زبان میں مقامی لوگوں کو قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے مسیح علیہ السلام کی وفات کے بارہ سمجھایا۔ اور اس سال سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جماعت کی سالانہ ترقی کا جو ذکر فرمایا اس کا مختصر خاکہ لوگوں کو سنایا تاکہ ان کے حوصلے بلند ہوں اور مزید ہمت کے ساتھ جماعت کی تبلیغ میں مصروف رہیں۔

بعد ازاں مکرم محمد یعقوب صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور اسلام کا ایک لفظ بھی نہیں آتا تھا۔ مگر آج ہمارے بچے قرآن کریم زبانی یاد کر کے سٹیج پر پڑھ رہے ہیں اور مختلف عناوین پر زبانی تقاریر کر رہے ہیں۔ یہ صرف جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ اور وہ مسلمان جو ہم کو جاہل رکھنے کی فکر میں ہیں اور ہمیں حقیقی راستہ سے بھٹکا رہے ہیں اگر وہ گاؤں میں آئیں تو ان کو سخت جواب دے کر گاؤں سے بھگانا ضروری ہے۔ جس ھدایت کو ہم نے پایا ہے اس کو گاؤں گاؤں پھر کر ہمارے رشتہ داروں کو ہم نے پہنچانا ہے۔

بعد ازاں مکرم صدر مجلس نے پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (حافظ سید رسول نائب نگران اعلیٰ اندھرا)

مقامی سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار)

الحمد للہ کے لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کا پندرھواں و ناصرات الاحمدیہ کا چودھواں لوکل سالانہ اجتماع ۱۲ر ستمبر ۹۹ بروز اتوار منعقد ہوا۔ **پہلا اجلاس:**۔ اجتماع کا آغاز صبح دس بجے سے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ دہرایا گیا۔ خاکسار کی افتتاحی تقریر کے بعد نائب صدر شمع مبارک صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پھر مقابلہ جات شروع ہوئے جو اسطرح تھے۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ ذہنی آزمائش۔ وغیرہ۔

دوسرا اجلاس:۔ دوسرے اجلاس کی کارروائی بعد نماز ظہر و عصر ۳۰۔ ۲ سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ حشمت آرا صاحبہ سیکرٹری تربیت نے ایک تربیتی تقریر کی جس میں اولاد کی بہترین تربیت پر زور دیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ بیت بازی کے مقابلے تھے۔

تیسرا و آخری اجلاس:۔ سارے مقابلہ جات ختم ہونے کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی محترمہ شمع مبارک صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ صدر صاحبہ نے مقابلہ جات میں پوزیشن لانے والیوں کو اپنے ہاتھوں سے انعام تقسیم کیا۔ پھر خاکسار نے اختتامی خطاب کیا دعا کے بعد مغرب کے وقت ہمارا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ (ذکیہ تسنیم زونل سیکرٹری بہار)

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر سید ممتاز احمد صاحب مقیم لندن نے مبلغ پانچ صد روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے چھوٹے لڑکے عزیز سید سیف احمد صاحب جو امتحان میں Unique Student ہوا ہے کی اعلیٰ کامیابی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے اور بڑا لڑکا عزیز سید عبدالسلام سلمی جو میڈیکل 3rd year میں پڑھ رہا ہے کی بھی اعلیٰ کامیابی و دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے نیز خود مکرم ڈاکٹر صاحب جو ان دنوں بعارضہ قلب علیل ہیں کی کامل صحت یابی کیلئے احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید شاہد احمد نمائندہ بدر۔ اڑیسہ)

مکرم تسنیم احمد صاحب آف آرہ (بہار) نے Shoping Complex کی تعمیر کا کام شروع کروایا ہے کام کے احسن رنگ میں مکمل ہونے اور اس میں برکت کیلئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

(پرویز افضل قادیان)

ولادت

مکرم سی پی ایل خان جے صاحب احمدی مقیم چندی گڑھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۹۹۔۷۔۳ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ موصوف مختلف مدات میں ۲۰۰ روپے ارسال کرتے ہوئے نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کیلئے قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

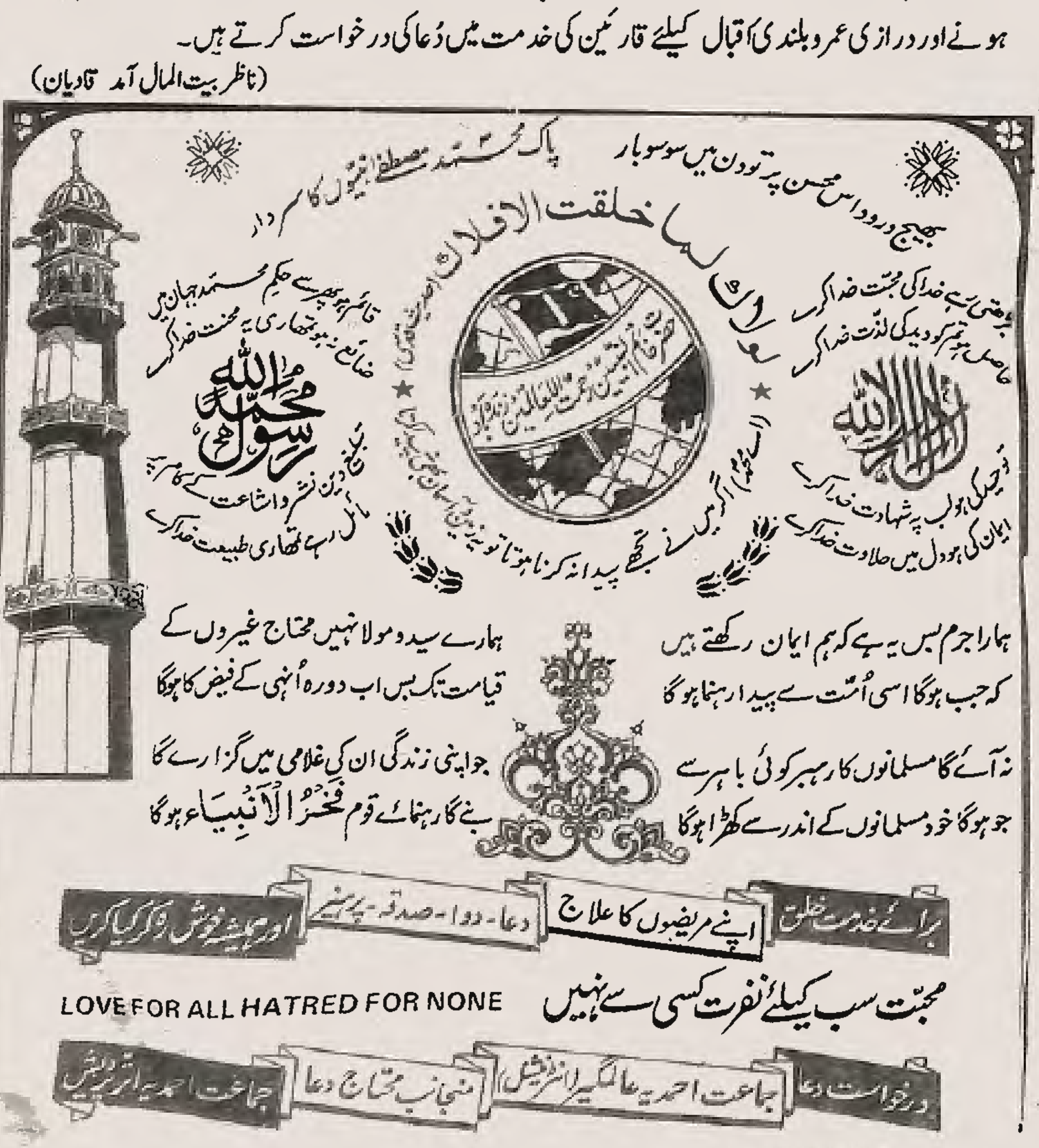

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 21 Oct. 1999 Issue No: 42.

انعامی مقالہ نویسی

درسی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں۔

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰ روپے۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حدیث نبوی اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِاِلَى اللَّحْدِ۔ ترجمہ۔ تم علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لیکر قبر تک۔ یعنی ہر مسلمان کو پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک علم کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تحریری کام میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔ انگریزی کی ایک ضرب المثل میں یہ بات ٹھیک کہی گئی ہے۔

Reading makes an informed man' writting makes a perfect man"

افراد جماعت سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید میں ان علوم کے بارے بغور مطالعہ کریں، اپنے بچوں کو بھی اس تحقیقی مضمون پر مقالہ لکھنے کی تحریک کریں۔ خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

شرائط مقالہ

☆۔ مضمون کم از کم ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مستند ہونا چاہئے۔ جو عربی اُردو ہندی یا انگریزی زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

☆۔ مقالہ خوشخط، صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں تحریر کیا جائے۔

☆۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔

مورخہ ۲۸/ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

برائے الیکٹریکلس/ڈش انٹینا/الیکٹرانکس ٹریننگ کلاسز

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹریکلس، ڈش انٹینا، الیکٹرانکس Home Appliances اور ٹرانسفارمر کے بارہ میں ٹریننگ کلاس یکم جنوری 2000ء سے صرف دو ماہ کیلئے قادیان میں شروع ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لیں گے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت جو اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں اور طالب علم نہ ہوں بلکہ وہ نوجوان جو بے روزگار ہوں۔ اس کلاس میں شرکت کر سکتے ہیں اوّل اور دوم آنے والوں کو روزگار چلانے کیلئے Small Industries کا سامان بطور انعام دیا جائے گا۔ طلباء اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر درخواست دہندگان کے اپنے ہی ہوں گے۔ البتہ قیام وطعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہش مند احمدی احباب داخلہ فارم کیلئے نظارت امور عامہ قادیان کو تحریر کریں۔ نیز یہ فارم مکمل کر کے محترم امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت امور عامہ کو آنے چاہئیں۔ نوٹ: تمام لیکچرز اُردو میں ہوں گے۔

(ناظر اُمور عامہ قادیان)

اوصافِ قرآن مجید

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(منقول از براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۳۰۵ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلی نکلا　　پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا　　ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفٰی نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے　　جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں　　مۓ عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ　　وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں　　پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور　　ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا
زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں　　جن کا اس نُور کے ہوتے بھی دِلِ اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عید ملاد النبیؐ

(امینہ جیلانی کے قلم سے۔ مترجم:۔ خورشید احمد خادم)

"عید میلاد کی تقریب نہایت جوش اور ولولہ کے ساتھ منائی گئی...... دو مارے گئے، متعدد زخمی ہوئے۔۔۔ مذہبی کارندوں کا آپس میں ٹکراؤ...... دونوں طرف سے پتھراؤ ہوا...... اندھادھند گولیاں چلیں پولیس کو لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا...... چھ گرفتاریاں ہوئیں"۔ یہ ہے پرجوش و پرولولہ تقریب۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں۔

اس مانی ہوئی حقیقت کے علاوہ کہ رشوت ستانی اور بدعنوانی جو کہ جینے کا ایک ڈھنگ بن چکا ہے، نے ملک کو مکمل طور پر کھوکھلا کر دیا ہے ہمیں یہ بھی قبول کرنا پڑیگا کہ تشدد بھی ویسے ہی یہاں اپنی جگہ بنا چکا ہے۔ رشوت ستانی، بدعنوانی اور تشدد کے اس امتزج کی وجہ سے ملکی ترقی اور بہبودی کی کوئی امید باقی نہیں رہ گئی ہے۔ Lee kwanyew کے الفاظ میں ایک ملک تبھی ترقی کر سکتا ہے جب یہ بڑے پیمانے پر تمام دُنیا کے فائدے سے متعلق ہو جاتا ہے۔ اپنی موجودہ سیاست کے ساتھ جمہوریہ پاکستان دنیا کیلئے اُن کچھ ملکوں کیلئے جن کے ساتھ اس کا تکلیف دہ تعلق ہے ایک فکر اور درد کا باعث ثابت ہوا ہے"۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۹۹-۷-۴)

قادیان دار الامان کی مقدس سرزمین پر 108 واں

جلسہ سالانہ قادیان

15- 14- 13 نومبر 1999: بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار منعقد ہوگا

احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893